روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | بدھ ۲۸ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۱۲ احسان ۱۳۷۰ ہش، ۱۲ جون ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیکیوں کی وجہ سے بخشے جانے کے دھوکے میں مبتلا نہ ہوں

"جب ہم کہتے ہیں کہ (اے ہمارے ربّ ہمیں ظالم قوم میں سے نہ بنانا) تو مراد یہ ہے کہ تیرے حضور ہم ظالموں میں شمار نہ ہوں۔ ہماری تو یہ التجا ہے کہ ظلموں کے باوجود ہمیں نیک لوگوں میں لکھنا اور ہم بخشے جائیں تو ہم اس دھوکے میں مبتلا نہیں ہوں گے کہ اپنی نیکیوں کی وجہ سے بخشے گئے بلکہ یہ سمجھیں گے کہ ظالم ہوتے ہوئے بھی تُو نے ہمیں ظالموں میں شمار نہیں کیا۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے کہ اس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچّا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اعمالِ صالحہ جو قرآنی ہدایتوں کے موافق کئے جاتے ہیں۔ وہ ایک شجرِ طیّب کی مثال۔ جو قرآن شریف میں دی گئی ہے۔ بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔ ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ اُن میں پیدا ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص اپنے ایمان میں نشوونما کا مادّہ نہیں رکھتا، بلکہ اس کا ایمان مُردہ ہے، تو اس پر اعمالِ صالحہ کے طیّب اشجار کے بارور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے؟ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں (ان لوگوں کا رستہ جن پر تُو نے انعام کئے۔ الفاتحہ: ۷) کہہ کر ایک قید لگا دی ہے۔ یعنی یہ راہ کوئی بے ثمر اور حیران اور سرگردان کرنے والی نہیں ہے، بلکہ اس پر چل کر انسان بامُراد اور کامیاب ہوتا ہے۔ اور عبادت کے لئے تکمیلِ عملی ضروری شے ہے، ورنہ وہ محض ایک کھیل ہوگا، کیونکہ درخت اگر پھل نہ دے، خواہ وہ کتنا ہی اُونچا کیوں نہ ہو، مُفید نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۲۱-۱۲۲)

خدا تعالیٰ کے افضال اور اکرام کا یقینِ کامل انسان کو موت سے بے خوف کر دیتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"انسانی زندگی کے لئے سب سے خطرہ کی بات موت ہی ہوتی ہے مگر موت ان کے لئے (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ) ایک پردہ تھا جو ہٹ جاتا تھا اور وہ اپنے محبوب کا دیدار کر لیتے تھے۔ لکھا ہے کہ ایک جنگ میں حضرت ضرار کے سامنے دو تین صحابی قتل کئے گئے اور پھر ان کو بلایا کہ آؤ مقابلہ کے لئے نکلو۔ ضرار یہ سُن کر بھاگے بھاگے اپنے خیمہ کی طرف گئے۔ دشمنوں نے سمجھا کہ بھاگ گئے ہیں۔ آپ جلدی سے خیمہ سے واپس آ گئے تو صحابہؓ نے پوچھا۔ آپ کیوں بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج میں نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں۔ مَیں نے خیال کیا کہ میری نسبت یہ خیال کیا جائے گا کہ ضرور دشمن سے ڈرتا ہے۔ اور اپنی جان کو بچانا چاہتا ہے اسی لئے اس نے دو زرہیں پہنی ہیں لیکن مَیں موت کو ایک پردہ سمجھتا ہوں جس کے اٹھنے کے بعد خدا تعالیٰ کا دیدار ہے جس کے اٹھنے کے بعد جنّت ہے اور جس کے اٹھنے کے بعد نعمتیں اور فضل ہیں اسی لئے مَیں خیمہ میں گیا تھا اور دونوں زرہوں کو اتار کر مقابلہ کیلئے آیا ہوں۔ پھر لکھا ہے کہ جب کبھی سخت جنگ ہوتی تھی تو صحابہؓ اپنی چھاتی سے کپڑا بھی ہٹا دیتے تھے تاکہ اپنے اور خدا کے درمیان یہ بھی حائل نہ رہے اور یہ بھی روک نہ بنے۔ کیوں اس طرح کرتے تھے اس لئے کہ ان کو جو اللہ تعالےٰ کے انعاموں کی رجا تھی اور اس کے فضلوں کی امید تھی اور جو خدا کے وعدے ان کے ساتھ تھے وہ کہ مَرنا کچھ ہے ہی نہیں تو پھر اس کے سامنے دشمن کہاں ٹھہر سکتا ہے۔ دیکھو پاگل کو چونکہ اپنی جان کا ڈر نہیں ہوتا اس لئے اس کو دس دس آدمی بھی پکڑتے ہیں تو وہ چھڑا لیتا ہے۔ اس میں زیادہ طاقت نہیں آ جاتی بلکہ اس کی عقل پر چونکہ ایسا پردہ پڑ جاتا ہے جو اسے موت سے بالکل بے خوف کر دیتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے بچاؤ کا کوئی پہلو مدِنظر نہ رکھ کر زور لگاتا ہے اور چھوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے افضال اور اکرام کا یقینِ کامل

باقی صفحہ ۷ پر

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی صحت کے لئے

خصوصی دعاؤں کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے بارے میں امریکہ سے خبر ملی ہے کہ ان کی آنکھ کو خون سپلائی کرنے والی شریان میں انفکشن ہو گئی ہے جس کی وجہ سے آنکھ کی بینائی متاثر ہوئی ہے ڈاکٹروں نے آپریشن بھی کیا ہے دیگر علاج بھی جاری ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب کی جلد اور کامل صحتیابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔

ربوہ کی خبریں

○ ربوہ: نو اور دس مئی کی درمیانی شب اور دس اور گیارہ مئی کی درمیانی شب طوفانِ باد و باراں آیا اور دیر تک جاری رہا۔ مضافات میں کھلی جگہوں پر اکا دکا مکانوں کی دیواریں بھی گر گئیں۔ اور بہت سے درخت بھی جڑ سے اُکھڑ گئے۔ بعض جگہوں پر راستوں میں درخت گرنے سے سڑکیں بھی کچھ دیر کے لئے بند رہیں۔

طوفان باد و باراں کے آتے ہی بجلی بند ہو گئی اور اس سلسلہ کے بند ہو جانے کے بعد بھی خاصی دیر تک بند رہی جس کے نتیجہ میں پانی کی گھروں میں سپلائی پر بھی اثر پڑا۔

○ گذشتہ روز کسی نجی جھگڑے کے نتیجہ میں ربوہ ریلوے سٹیشن کے قریب ایک موٹر کار پر فائرنگ ہوئی جس سے ایک شخص ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ بلدیہ ربوہ کے نائب چیئرمین فائرنگ سے زخمی ہو گئے اور منشی ہلاک ہو گیا۔ اور ان کے ڈرائیور کو بھی گولی لگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲۔ احسان ہش ۱۳۷۰ ۱۲ر جون ۱۹۹۱ء

سچ کی عادت

حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ترقی یافتہ قوموں کا یوں ذکر فرماتے ہوئے کہ وہ بظاہر اعلیٰ اخلاق والی کہلاتی ہیں لیکن فی الحقیقت ان کے اندر مرکزی نقطہ جس کے گرد وہ گھوم رہی ہیں اور جن کے اوپر ان کی تہذیبیں مبنی ہیں وہ جھوٹ ہی ہے۔ فرماتے ہیں:

"مجھے اس وقت جماعت احمدیہ کے اندر دلچسپی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے بچوں کے اوپر میں خصوصیت کے ساتھ نظر رکھتا ہوں۔ اور میرے نزدیک جب تک بچپن سے سچ کی عادت نہ ڈالی جائے بڑے ہو کر سچ کی عادت ڈالنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے۔"

اس میں کیا شک ہے کہ بڑے ہو کر انسان کی سوچ وسیع ہو جاتی ہے اور اس کے مفادات بھی مختلف النوع ہو جاتے ہیں۔ وہ جھوٹ نہ بھی بولنا چاہے تو اس کا مفاد اسے جھوٹ بولنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ وہ کل کی طرف دیکھتا ہے۔ کل جو ابھی آنے والا ہے۔ اور جس کی بہتری اس کے مدنظر ہے۔ اور وہ کل کو بچانے کے لئے جھوٹ بول دیتا ہے۔ اسی طرح اور کئی وجوہات پیدا ہو جاتی ہیں جن سے بچنا وہ مشکل سمجھتا ہے اور اپنی نجات (دنیوی معنوں میں) وہ اسی میں سمجھتا ہے کہ "تھوڑا" سا جھوٹ بول لے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے ہو کر سچ کی عادت ڈالنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اور اگر بچپن ہی سے سچ کی عادت ڈال دی جائے تو یہ نہ صرف قائم رہتی ہے بلکہ کئی دیگر حوالوں سے فائدہ بھی دیتی ہے۔ ہر غلط بات جسے وہ سچ کہہ کر کرنا چاہتا ہو اس سے بچ جاتا ہے۔ اور اس کے نامناسب نتائج سے بھی اس کی جان چھوٹ جاتی ہے۔ پس جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ جس طرح بھی ہو بچوں کو بچپن ہی سے سچ کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ جس کے لئے نہ صرف انہیں سچ کی تلقین کی ضرورت ہے بلکہ اس بات کی بھی ضرورت ہے۔ کہ ان کے سامنے سچ ہی بولا جائے۔ کسی صورت میں بھی جھوٹ یا جھوٹ نما سچ نہ بولا جائے۔ سچ ہو اور واضح سچ۔ جو انہیں یقین دلا سکے کہ یہ سچ ہی ہے اور سچ ہی بولنا ضروری ہے۔

جو کھل کے بات نہ کرنے کی ہم پہ قدغن ہے
یہی تو ایک مصیبت ہے، ایک اُلجھن ہے

کبھی ہُوا ہے جُدا ناخنوں سے گوشت بھلا
ہمارا آپ کا اس سے بھی سخت بندھن ہے

سکوتِ لب کا ستم چل نہ پائے گا اے دوست
ہماری رات ہے تاریک، دن تو روشن ہے

سراغِ راہ نہ پایا تو جاؤ گے کس سمت
تمہارے پاؤں کے نیچے بہت ہی پھسلن ہے

بھٹک گئے ہو تم اپنے سیاہ خانے میں
جو چاندنی سے بھرا ہے وہ میرا آنگن ہے

مری نہ مانو، کسی کی تو بات مانو تم
جلا رہے تھے جسے تم وہ آج کندن ہے

یہ اختیار ہے تم کو کہ انتخاب کرو
یہ گل ہے اور گلستاں ہے اور گلخن ہے

اٹھا کے لاؤ مری راہ کے لئے پتھر
کہ میری گاڑی کے انجن کا یہ تو ایندھن ہے

تمہیں پسند نہیں ہے نہ ہو مجھے مطلب ؟
مری غزل تو مری خواہشوں کا مدفن ہے

نسیمؔ ہم کو بلانے کا کیوں تکلّف ہو
ہمارے دل میں ہیں وہ اور ان کا لندن ہے

نسیمؔ سیفی

ہمیشہ دعائیں لگے رہو

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہیئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔"

اپنا کشکول لئے کون، کہاں پر جائے
ایک ہی ذات سے مانگا ہے، وہی دیتا ہے
ہم تو خیر اتنی تگ و دو کے نہیں ہیں قابل
"ڈھونڈنے والے کو دنیا بھی نئی دیتا ہے"

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

عِلمی مسائل

دنیا میں بھی جب ایک سپاہی لڑائی میں جاتا ہے تو آخر کون سے فائدہ کے لئے جاتا ہے۔ ہر شخص سمجھتا ہے کہ میں مارا جاؤں گا اور بسا اوقات وہ مارا جاتا ہے۔ مگر فائدہ اس کی قوم اٹھاتی ہے۔ اسی طرح ماں جب اپنے بچے کو اپنا خون چوسا رہی ہوتی ہے تو اسے کیا فائدہ حاصل ہو رہا ہوتا ہے۔ دودھ کا ایک ایک گھونٹ ماں کے خون سے بنتا ہے۔ اس لئے ایک ایک گھونٹ جو بچے کے گلے سے اترتا ہے وہ درحقیقت ماں کا خون ہوتا ہے۔ جسے وہ چوستا ہے۔ اگر تمہاری ماں تمہارے منہ میں اپنا دودھ نہ ڈالتی۔ اگر تمہاری ماں بھی یہی کہتی کہ میں اپنا خون کیوں چوسنے دوں تو تم زندہ نہیں رہ سکتے تھے۔ تمہاری ماں نے تمہیں اپنا خون دیا اسلئے کہ تم زندہ رہو۔ اب تمہارا کام یہ ہے کہ تم اپنا خون گراؤ تاکہ تمہاری اولاد اور تمہاری قوم اور تمہارا ملک زندہ رہے بدر کی جنگ میں جو صحابیؓ شہید ہوئے تھے۔ ان صحابیوں نے دنیا کا کون سا سکھ دیکھا تھا۔ انہوں نے اپنے ماں باپ کو چھوڑا اور اپنے رشتہ داروں کو چھوڑا۔ اپنے ساتھیوں کو چھوڑا۔ اور پھر تیرہ برس تک کفار کے سخت ترین مظالم کا نشانہ بننے کے بعد ایک دکھتے ہوئے دل کے ساتھ ایک رستے ہوئے زخم کے ساتھ انہوں نے مکہ کو بھی چھوڑ دیا۔ اس امید کے ساتھ کہ انہیں پھر مکہ کی زیارت نصیب ہو گی۔ مگر ابھی ہجرت پر ڈیڑھ سال بھی نہیں گذرا تھا۔ کہ وہ اپنے وطن سے دور، پرانے وطن سے بہت دور اور نئے وطن سے بھی میلوں دور ایک تپتے ہوئے ریت کے جنگل میں کفار کی تلوار سے کٹ کٹ کر تڑپنے لگ گئے۔ ان کے سر ایک طرف تھے اور دھڑ دوسری طرف۔ اگر یہ لوگ بھی یہی کہتے کہ ہم نے قربانی کر کے کیا لینا ہے پھل تو دوسرے لوگوں نے کھانا ہے تو اسلام کو وہ شان و شوکت جو بعد میں اسے حاصل ہوئی کہاں حاصل ہو سکتی تھی۔

اسی طرح جنگ احد کا ایک واقعہ ہے۔ جنگ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی ابن کعبؓ کو فرمایا کہ جاؤ اور زخمیوں کو دیکھو۔ وہ دیکھتے ہوئے حضرت سعد بن ربیعؓ کے پاس پہنچے جو سخت زخمی تھے۔ اور آخری سانس لے رہے تھے۔ انہوں نے ان سے کہا کہ اپنے متعلقین اور اعزاء کو اگر کوئی پیغام دینا ہو تو مجھے دے دیں۔ حضرت سعدؓ نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میں منتظر ہی تھا کہ کوئی مسلمان ادھر آئے تو پیغام دوں۔ تم میرے ہاتھ میں ہاتھ دے کر وعدہ کرو کہ میرا پیغام ضرور پہنچا دو گے۔ اور اس کے بعد انہوں نے جو پیغام دیا وہ یہ تھا کہ میرے بھائی مسلمانوں کو میرا اسلام پہنچا دینا اور میری قوم اور میرے رشتہ داروں سے کہنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس خدا کی ایک بہترین امانت ہیں۔ اور ہم اپنی جانوں سے اس امانت کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ اب ہم جاتے ہیں اور اس امانت کی حفاظت تمہارے سپرد کرتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم اسکی حفاظت میں کمزوری دکھاؤ۔ دیکھو ایسے وقت جب انسان سمجھتا ہو کہ میں مر رہا ہوں۔ کیا کیا خیالات اسکے دل میں آتے ہیں۔ وہ سوچتا ہے۔ میری بیوی کا کیا حال ہو گا۔ میرے بچوں کو کون پوچھے گا۔ مگر اس صحابیؓ نے کوئی ایسا پیغام نہ دیا۔ صرف یہی کہا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہوئے اس دنیا سے جاتے ہیں تم بھی اس راستہ سے ہمارے پیچھے آ جاؤ۔ ان لوگوں کے اندر یہی ایمان کی طاقت تھی۔ جس سے انہوں نے دنیا کو تہ و بالا کر دیا۔ اور قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کے تختے الٹ دئے۔ قیصر روم حیران تھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کسریٰ نے اپنے سپہ سالار کو لکھا کہ اگر تم ان عربوں کو بھی شکست نہیں دے سکتے تو پھر واپس آ جاؤ اور گھر میں چوڑیاں پہن کر بیٹھو۔ یہ گوہ کھانے والے لوگ ہیں ان کو تم نہیں روک سکتے۔ اس نے جواب دیا کہ یہ تو آدمی معلوم ہی نہیں ہوتے۔ یہ تو کوئی بلا ہیں۔ یہ تلواروں اور نیزوں کے اوپر سے کودتے ہوئے آتے ہیں۔

یہ جرأت مردوں پر ہی موقوف نہیں مجھے تو ایک ماں کی قربانی پر حیرت آتی ہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب عراق میں قادسیہ کے مقام پر جنگ جاری تھی تو کسریٰ میدان جنگ میں ہاتھی لایا۔ اونٹ ہاتھی سے ڈرتا ہے۔ اسلئے وہ انہیں دیکھ کر بھاگتے تھے۔ اور اس طرح مسلمانوں کو بہت نقصان ہوا اور بہت سے مسلمان مارے گئے۔ آخر ایک دن مسلمانوں نے فیصلہ کیا کہ خواہ کچھ ہو آج ہم میدان سے ہٹیں گے نہیں۔ جب تک دشمن کو شکست نہ دے لیں۔ ایک عورت حضرت خنساءؓ اپنے چار بیٹوں کو لے کر میدان جنگ میں آئیں اور ان کو مخاطب کر کے کہنے لگیں کہ پیارے بیٹو! تمہارے باپ نے اپنی زندگی میں ساری جائیداد تباہ کر دی تھی۔ اور مجھے مجبور کیا کہ میں اپنے بھائی سے کہوں کہ وہ مجھے حصہ دے۔ چنانچہ میں اسکے پاس گئی۔ اس نے میرا بڑا اعزاز کیا۔ بڑی دعوت کی۔ اور پھر اپنی جائیداد میں سے آدھی مجھے بانٹ دی۔ میں وہ لے کر چلی گئی۔ تو تمہارے باپ سے میں نے کہا کہ اب تو آرام سے گذارا کرو۔ مگر اس نے پھر اسے بھی برباد کر دیا۔ اور پھر مجبور کر کے میرے بھائی کے پاس مجھے بھیجا۔ پھر میں اس کے پاس گئی اس نے پھر میرا اعزاز و احترام کیا اور پھر بقیہ میں سے مجھے آدھی جائیداد بانٹ دی مگر وہ بھی تمہارے باپ نے برباد کر دی اور پھر مجھے مجبور کیا کہ اپنے بھائی سے جا کر حصہ لوں۔ چنانچہ میں پھر بھائی کے پاس گئی اور اس نے پھر بقیہ جائیداد بانٹ دی۔ مگر وہ بھی تمہارے باپ نے برباد کر دی۔ اور جب تمہارا باپ مرا تو اس نے کوئی جائیداد نہ چھوڑی۔ میں اس وقت جوان تھی تمہارے باپ کی کوئی جائیداد نہ تھی۔ پھر اپنی زندگی میں اس نے میرے ساتھ کوئی حسن سلوک بھی نہ کیا تھا۔ اور اگر عرب کے رسم و رواج کے مطابق میں بدکار ہو جاتی تو کوئی اعتراض کی بات نہ تھی۔ مگر میں نے اپنی تمام عمر نیکی سے گذاری۔ کل فیصلہ کن جنگ ہونے والی ہے۔ میرے تم پر بہت سے حقوق ہیں۔ کل کفر اور اسلام میں مقابلہ ہو گا۔ اگر تم فتح حاصل کئے بغیر واپس آؤ تو میں خدا تعالیٰ کے حضور کہوں گی کہ میں ان کو اپنا کوئی بھی حق نہیں بخشتی۔ اس طرح اس نے اپنے چاروں بیٹوں کو جنگ میں تیار کر کے بھیج دیا۔ اور پھر گھبرا کر خود جنگل میں چلی گئی۔ اور وہاں تنہائی میں سجدہ میں گر کر اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگی اور دعا یہ کی کہ اے میرے خدا میں نے اپنے چاروں بیٹوں کو دین کی خاطر مرنے کے لئے بھیج دیا ہے۔ لیکن تجھ میں یہ طاقت ہے کہ ان کو زندہ واپس لے آئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ مسلمانوں کو فتح بھی ہو گئی۔ اور اُسکے چاروں بیٹے بھی زندہ واپس آ گئے۔ یہ جرأت اور بہادری ایمان بالآخرۃ ہی کا نتیجہ تھی۔ یہ لوگ سمجھتے تھے کہ دنیا کی نجات اسلام سے وابستہ ہے اور ہم خواہ مارے بھی جائیں تب بھی پرواہ نہیں۔ کیونکہ دنیا بچ جائے گی۔ اور اسلام کو غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ بے شک ایک کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ آج تو اسلام کو کہیں غلبہ حاصل نہیں۔ مگر اس تنزل کے زمانہ میں بھی ان لوگوں کی قربانیوں نے ہی مسلمانوں کو یہ عظمت دی ہوئی ہے کہ اسلام کا نام بوجہ اس کثرت کے جو مسلمانوں کو حاصل ہے۔ دنیا کے تمام لوگ ادب کے ساتھ لینے پر مجبور ہیں۔ یہ رعب مسلمانوں کو کہاں سے حاصل ہوا۔؟ انہی لوگوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں حاصل ہوا ہے جو بسا اوقات فاقہ سے رات کو سوتے اور بسا اوقات فاقہ سے ہی صبح کو اٹھتے۔ بسا اوقات اگر ان کی پگڑی پھٹی ہوئی ہوتی تھی تو انہیں پہننے کیلئے دوسری پگڑی نہیں ملتی تھی۔ جوتی پھٹی ہوئی ہوتی تھی تو انہیں پہننے کے لئے دوسری جوتی نہیں ملتی تھی۔ یہ وہی رعب ہے جو تمہارے باپ دادا کی قربانی کے نتیجہ میں تمہیں حاصل ہوا۔ کہتے ہیں نام بڑا ہوتا ہے کام بڑا نہیں ہوتا۔ اب کام عام طور پر مسلمانوں کے چھوٹے ہیں لیکن انہیں نام ایسا حاصل ہو گیا ہے کہ سب لوگ ان سے ڈرتے ہیں۔

فرماتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یعنی اے میرے رب مجھے اس دن کی رسوائی سے محفوظ رکھیو جس دن تمام لوگ اپنے اپنے اعمال کی جواب دہی کے لئے اٹھائے جائیں گے۔ اور جس دن انسان کو نہ اس کا مال نفع دے گا اور نہ اس کے بیٹے اس کے کسی کام آئیں گے۔ ہاں وہی شخص فائدہ میں رہے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ایک پاک اور بے عیب اور مطمئن دل لے کر حاضر ہو گا۔ یہ ظاہر ہے کہ دل تبھی مطمئن ہوتا ہے جب انسان کا یقین ہو کہ اس نے اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل کر لیا ہے اور اسے اپنے انجام کے متعلق کوئی اضطراب لاحق نہ ہو مگر یہ یقین اللہ تعالیٰ کے تعلق کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس قلب سلیم درحقیقت اسی شخص کو میسر آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ ورنہ ظاہری مال و دولت کسی انسان کو مطمئن نہیں کر سکتی۔ یورپین قوموں کو دیکھ لو مال و دولت کے لحاظ سے دنیا کی کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر ہر قسم کی طاقت اور جتھے اور مال کے باوجود ان کے اندر ایک احساس کمتری پیدا ہو رہا ہے۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی چیز ایسی ہے جو ان کے پاس نہیں۔ بلکہ ایشیائیوں کے پاس ہے، یہ احساس کمتری ابھی ان میں اتنا نمایاں نہیں کہ بڑوں اور چھوٹوں سب لوگوں میں پایا جائے۔ لیکن تاہم ان کے اندر ایک طبقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو سمجھتا ہے کہ ان کے پاس دولت بھی ہے مال بھی ہے لیکن انہیں دل کا چین نصیب نہیں۔ وہ لوگ شرابیں پیتے ہیں۔ سینما دیکھتے ہیں۔ ناچ اور گانوں میں دن رات کا ایک بڑا حصہ بسر

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

TIMES LONDON

از تھامپسن پرنٹس ۔ میڈیکل کارسپانڈنٹ

حضرت یسوع مسیح نے صلیب پر وفات نہیں پائی تھی۔ بلکہ شائد انہوں نے پہلے سے سوچی سمجھی سکیم کے مطابق صلیب پر موت سے بچنے کے لئے موت کا بہانہ کیا ہوگا۔ یہ بات جرنل آف رائل کالج آف فزیشنز میں ایک مضمون میں بیان کی گئی ہے۔ شائد ان کے دماغ کو پوری خون کی سپلائی نہ ملنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوگئے ہوں گے اور زیادہ امکان یہی ہے کہ وہ دوبارہ ہوش میں آگئے ہوں گے نہ کہ دوبارہ جی اُٹھے ہوں گے۔ بعد میں ان کا ظاہر ہونا صرف ان کے متبعین کی ایک ایسی بات ہے جو ان کے ذہنوں نے سوچی کہ ایسا ہوا ہوگا۔ یہ مفروضہ ٹریور لائیڈ ڈیویز جن کی عمر ۸۲ سال ہے اور جو ایک ریٹائرڈ فزیشن اور ایمپلائمنٹ کے محکمہ چیف میڈیکل ایڈوائزر رہ چکے ہیں اور ان کی بیوی مارگریٹ جو کہ ایک ماہر مذہبی علوم ہے نے پیش کیا ہے۔

وہ یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت مسیح کو جو کوڑے لگائے گئے تھے وہ ان کے صلیب پر جلدی بے ہوش ہونے کا موجب بنے۔ اور وہ چونکہ مرے ہوئے معلوم ہوتے تھے اس لئے ان کو معمول کے برخلاف صلیب سے جلدی اتار لیا گیا۔

ڈاکٹر اور مسٹر لائیڈ ڈیویز کہتے ہیں کہ صلیب پر صرف ۶ گھنٹے رہنے کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے ایک چیخ ماری اور ارد گرد کھڑے لوگوں نے بلاشبہ سمجھا کہ وہ مر گئے ہیں صلیب پر موت عموماً تین سے چار دن میں واقع ہوتی تھی۔ اور اس کی وجہ سانس لینے میں شدید رکاوٹ کا بڑھتے جانا اور آخر کار سانس رک جانا ہوتا ہے۔ ان کی خاکستری جلد اور حرکت کے مفقود ہونے سے غلط طور پر ان کو مُردہ سمجھ لیا گیا۔ اور وہ چیخ صرف بے ہوش ہونے سے پہلے ایک لمبے سانس کی بلند آواز ہوگی۔ ان کے دماغ کو آکسیجن کی سپلائی اگرچہ انتہائی کم ہوگئی ہوگی لیکن پھر بھی وہ خطرے کی حالت سے باہر تھے۔ یہاں تک کہ ان کو صلیب سے اتارے جانے کے بعد اور زمین پر لٹانے کے بعد ان کا دورانِ خون دوبارہ بحال ہوگیا۔

Christ 'feigned death' to survive the cross

By THOMSON PRENTICE
MEDICAL CORRESPONDENT

JESUS Christ did not die on the cross and might have feigned his death in a premeditated attempt to survive crucifixion, according to an article in the *Journal of the Royal College of Physicians*.

He might have lost consciousness because of diminished blood supply to the brain and is more likely to have been resuscitated than resurrected. His subsequent appearances could be explained by suggestibility among his followers.

The hypothesis is put forward by Trevor Lloyd Davies, aged 82, a retired physician and former chief medical adviser to the employment department, and his wife Margaret, a theologian. They suggest that the flogging Jesus received led to his early collapse on the cross, and that he was removed from it much sooner than was usual because he seemed to be dead.

Dr and Mrs Lloyd Davies say that, after six hours on the cross, Jesus gave out a cry. "The bystanders were in no doubt that he had died. Death from crucifixion usually took from three to four days from prolonged inability to breathe against gravity. His ashen skin and immobility were mistaken for death ... The cry may not have been any more than a loud expiration preceding syncope (fainting).

"Oxygen supply to the brain remained minimal, but above a critical level, until the circulation was restored when he was taken down from the cross and laid on the ground. As Jesus showed signs of life, he was not placed in a tomb, but taken away and tended."

The authors say Christ's later appearances, "whether real or supposed", are not compelling evidence for or against resurrection or resuscitation. "His followers underwent a transmarginal inhibition, a state of activity of the brain in which hysterical suggestibility frequently occurs."

They say that those who do not accept the Gospels must consider "whether the whole episode was planned by Jesus and his followers, possibly at Gethsemane, that death would be feigned so that early removal from the cross might be secured".

TIMES LONDON. 27-4-91

اور چونکہ اس وقت حضرت عیسیٰؑ میں زندگی کے آثار پیدا ہوگئے اس لئے انہیں مقبرہ میں نہ رکھا گیا بلکہ ان کو کسی اور جگہ لے جایا گیا اور ان کی مناسب دیکھ بھال کی گئی۔

اس مضمون کے مصنف کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ موجودگی، چاہے وہ حقیقی ہو یا خیالی، کو ان کے دوبارہ جی اُٹھنے یا دوبارہ ہوش میں آنے، دونوں باتوں میں سے کسی کے حق میں یا خلاف بطور قطعی ثبوت نہیں پیش کیا جاسکتا کیونکہ ان کے متبعین کی ذہنی حالت صدمہ کے اثر سے ایسی تھی کہ جس حالت میں ذہن از خود بعض باتیں اپنی تسلی کے لئے گھڑ لیتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ جو انجیل پر یقین نہیں رکھتے۔ ان کو یہ بات سوچنی ہوگی کہ آیا یہ تمام واقعہ حضرت عیسیٰؑ اور ان کے متبعین کا گیتسمینی میں سوچا سمجھا منصوبہ تھا کہ صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد موت کا ڈرامہ رچایا جائے تاکہ ان کو صلیب سے جلدی اتارا جاسکے۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

کرتے ہیں۔ لیکن جب نشہ اُتر جاتا ہے اور وہ چارپائی پر جا کر لیٹتے ہیں تو انہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر کوئی خلا پایا جاتا ہے۔ اور وہ خلاء سوائے تعلق باللہ اور دین کے اور کوئی چیز پُر نہیں کرسکتی۔ دُنیا کی ہر نعمت کو حاصل کر لینے کے بعد بھی ان کے اندر یہ بے چینی ہوتی ہے کہ کوئی چیز ایسی ہے جو انہیں حاصل نہیں اور وہ انہیں حاصل ہونی چاہیئے۔ دراصل خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کا وصال ایک ایسی نعمت ہے کہ جب وہ کسی شخص کو میسر آجاتی ہے تو دُنیا کے سارے غم مٹ جاتے ہیں۔ اور اسے کوئی حسرت باقی نہیں رہتی۔ عارضی غم بے شک آتے ہیں مثلاً اگر کسی شخص کو کانٹا چبھ جائے تو اس کے نتیجہ میں اسے درد تو ہوتا ہے لیکن اسے کوئی شخص بیماری نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح عارضی تکلیفیں اور غم تو ایسے انسان پر بھی آتے ہیں۔ لیکن یہ غم ان کے راستہ میں روک نہیں بنتے اور اپنے اپنے درجہ کے مطابق انہیں اطمینان اور سکون حاصل رہتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ انسانی جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب وہ ٹھیک ہوتا ہے تو سارا انسانی جسم ٹھیک ہوجاتا ہے اور جب وہ خراب ہوجاتا ہے تو سارا انسانی جسم خراب ہوجاتا ہے۔ پھر فرمایا۔ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ۔ سنو! وہ گوشت کا لوتھڑا دل ہے۔

بعض لوگوں نے خصوصاً اس زمانہ کے سائنس دانوں اور تشریح الابدان والوں نے کہا ہے کہ وہ چیز جو انسانی اعمال، افعال اور ارادوں اور خواہشات کو مضبوط کرتی ہے اور انہیں ایک نظام کے نیچے لاتی ہے وہ دل نہیں بلکہ دماغ ہے۔ اور سائنس دانوں سے ڈر کر بعض مسلمان علماء نے بھی قرآن کریم کی بعض آیات کی ایسی تفسیر شروع کردی ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قلب سے مراد قلبِ انسانی نہیں بلکہ اس سے مراد محض وہ مقام ہے جو انسانی جسم پر حکومت کرتا ہے۔ چاہے وہ دماغ ہی ہو۔ لیکن میرے نزدیک یہ توجیہہ محض ڈر کی وجہ سے کی گئی ہے ورنہ جہاں تک قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ میرے نزدیک قلب سے مراد وہی چیز ہے جو سینہ میں ہوتی ہے اور اس چیز کو دماغ قرار دینا محض دھینگا مشتی ہے۔ بہرحال اس حدیث سے ظاہر ہے کہ انسانی اعمال کی صفائی دل کی صفائی کے ساتھ وابستہ ہے۔ تم اپنے ہاتھوں کی صفائی کرکے پاک نہیں ہوسکتے۔ تم اپنے مُنہ کی صفائی کرکے پاک نہیں ہوسکتے۔ تم اپنے سر کی صفائی کرکے پاک نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ پاکیزگی کا منبع دل ہے۔ لیکن اگر تم اپنے دل کی صفائی کرلو تو اللہ تعالیٰ کے حضور تم ایک مطمئن دل لے کر حاضر ہوگے۔ ہمارا خالق اور مالک جس نے مخلوق کو پاکیزگی کے حصول کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کے نزدیک سب سے مقدم دلوں کی پاکیزگی ہی ہے کیونکہ تقویٰ کا درخت صرف اسی زمین میں پرورش پاسکتا ہے جو پاک اور صاف ہو۔ ناپاک دل اس کی صفات کا جلوہ گاہ نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ناپاک ہاتھ اس کے عرش کے پائے کو چھو سکتے ہیں۔

موصیان کرام

○ پینشن کمیوٹ شدہ حصہ پر۔ گریجویٹی پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہوگی اور اس پر حصہ آمد یکمشت ادا ہوگا اگر کسی خاص مجبوری سے ایسا نہ کرسکتے ہوں تو حسب ضابطہ مجلس کارپرداز سے اجازت یا مہلت حاصل کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعزیتی قرار دادیں

مکرم میجر (ریٹائرڈ) محمد منظور بھٹی صدر حلقہ شمالی چھاؤنی لاہور نے محترم محمد عبداللہ مہار صاحب کی رحلت پر مجلس کارکنان حلقہ شمالی چھاؤنی لاہور کی تعزیتی قرار داد ارسال فرمائی ہے اس قرار داد میں محترم میجر صاحب کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے پسماندگان کے ساتھ اس حادثہ جانکاہ کے رنج و غم میں اظہار شرکت اور دلی ہمدردی کیا ہے۔ نیز تحریر کیا ہے کہ جناب مہار صاحب کی خدمات سلسلہ باوجود پیرانہ سالی اور دیگر امراض کے بحیثیت صدر حلقہ ہذا بجا لاتے رہے ہیں کی بنا پر ان کی وفات کو جماعتی صدمہ قرار دیا ہے۔ اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور آپ کے صاحبزادگان کو اپنے والد محترم کی طرح خدمت دین کی توفیق بخشے۔

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے ایک ہنگامی اجلاس میں ۲۵ مارچ ۱۹۹۱ء کو محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ سید سعید خالد صاحب کی وفات پر قرار داد تعزیت پاس کی۔ اس قرار داد میں آپ کے لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں پیش پیش رہنے کا ذکر کیا گیا ہے اور اس بات کا بھی کہ آپ نے اپنے سارے خاندان کو خدمت دین حق پر لگایا ہوا تھا۔ آپ بہت لمبے عرصے تک بطور نگران خدمت بجا لانے کی سعادت حاصل کرتی رہیں۔ باوجود اس کے کہ زیر نگرانی حلقہ جات بہت دور دور واقع تھے۔ اور باوجود اس کے کہ آپ بیماری اور ہائی بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں اور بسوں کے ذریعے اکیلی سفر کرنا پڑتا تھا۔ آپ نے نہایت محنت ہمت اور حوصلے کے ساتھ لجنہ کے تمام کام انجام دئے۔ آپ کے متعلق قرارداد میں کہا گیا ہے کہ آپ صابرہ، شاکرہ، متقیہ اور صالحہ دعا گو بزرگ تھیں۔ اور آپ کی بہترین تربیت کے نتیجے میں آپ کی بچیاں بھی خدمت دین بجا لاتی ہیں۔

اسی طرح ایک اور قرار داد میں لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے مکرمہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر حلقہ محمد علی سوسائٹی کی اندوہناک وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے اس قرار داد میں لکھا ہے کہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ متقیہ، نیک صالحہ، اور مخلص خاتون تھیں اور دین متین کی شیدائی تھیں۔ نیکی کے کاموں میں ہمیشہ شمولیت اختیار کرتی تھیں ہمیشہ لجنہ اماء اللہ کی دامے، درمے، قدمے اور سخنے خدمات بجا لانے کی سعادت حاصل کرتی رہیں۔ کچھ عرصہ بطور نگران بھی کام کرتی رہیں۔ نیز تحریر کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے خاوند اور بچے بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات بجا لانے میں پیش پیش ہیں اور آپ کی تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ کے ایک صاحبزادے مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب کو کئی سال تک بطور واقف زندگی (ڈینٹل سرجن) افریقہ میں نمایاں خدمات بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کے خاندان کے تمام افراد اور خاکسار نسیم سیفی نے اظہار تعزیت کیا ہے اور آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی ہے۔

محترمہ امۃ الحفیظ شوکت کی وفات کی اطلاع ملنے پر پیارے امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا "آپ کی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ کی وفات کا بہت افسوس ہے (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔ میں ان کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ بہت مخلص اور نیک خاتون تھیں ان کی اولاد بھی (جیسا کہ اللہ نے چاہا)۔ بہت مخلص اور احمدیت کی فدائی ہے۔ آپ میری PATIENT (زیر علاج) بھی تھیں اس لئے ان کے تعلق کی نوعیت کی وجہ سے دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے دعا نکلی ہے۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور محترم سلطان طاہر صاحب اور آپ کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی ہمت عطا کرے۔ میری طرف سے سب عزیزوں کو اظہار ہمدردی اور دلی تعزیت کا یہ پیغام پہنچا دیں"۔

محترمہ شوکت صاحبہ نے ۱۹۸۴ء میں آرڈی ننس کے اجراء کے بعد ایک نظم کہی تھی۔ جو آپ کی وفات کے بعد قادیان میں بدر میں شائع ہوئی ہے۔ جب یہ نظم خود آپ کی تحریر میں حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا "آپ کی ہمشیرہ (اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے) کا منظوم کلام بھی ملا۔ امید ہے آپ سب کو میری طرف سے تعزیت نامہ مل چکا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ (وفات یافتہ) کے درجات بلند فرمائے ان کو (جیسا کہ خدا نے چاہا) شعر کہنے کی عادت نہیں تھی لیکن معلوم ہوتا ہے خدا تعالیٰ نے ملکہ ودیعت کیا ہوا تھا۔ بہت اچھے شعر ہیں اللہ تعالیٰ (وفات یافتہ) ان پر رحم فرمائے اور غریق رحمت فرمائے۔ آپ کو اور سارے خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے"۔

انسانیت کا حسن

نذیر احمد خادم

انسان کی انسانیت کا حسن "انسان" یعنی دو انسوں میں پنہاں ہے۔ ایک یہ کہ اسے اپنے خالق و مالکِ حقیقی سے انس و محبت ہو اور دوسرے یہ کہ اسے مخلوقِ خدا سے انس اور پیار ہو۔ جس شخص میں یہ دو انس ہوں وہی دراصل انسان ہے۔ اپنے ربِّ کریم، رحمان و رحیم کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم عاجز بندے اس کے احکام کے مطابق زندگی بسر کریں۔ جن باتوں کے کرنے کا وہ حکم دیتا ہے ان باتوں کو اختیار کریں ان کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنالیں اور ان باتوں کا اپنے عمل سے اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی زبان اور قول سے ان کو خوب پھیلائیں، انہیں فروغ دیں اور ان کا پرچار کریں۔ مگر یہ پرچار موقع و محل کے مطابق، عقل و فہم کے تابع، پوری احتیاط کے ساتھ اس طرح کیا جائے کہ اس کے نتیجہ میں کوئی شر اور فساد پیدا نہ ہو۔ دانائی اور حکمت سے جو بات کی یا کہی جاتی ہے وہ خیر اور بھلائی کا باعث بنتی ہے اور معاشرے میں امن و سلامتی کا ماحول پیدا کرتی ہے۔ اگر عقل و دانش اور حکمت و دانائی اور موقع شناسی کے بغیر کوئی بات کی جائے تو بعض لوگ اس سے شر پیدا کرنے کا موقع نکال لیتے ہیں۔ پس ہمیں نیکی کا چرچا، احکام خداوندی کا پرچار تو کرنا ہے اور یہی اپنے رب سے پیار کا تقاضا ہے مگر حکمت کے ساتھ۔

اسی طرح جن باتوں یا کاموں کے کرنے سے ہمارا رب ہمیں روکتا ہے، جنہیں وہ پسند نہیں کرتا ان سے رک جانا، اپنی عملی زندگی سے ان کو کاٹ کر دور پھینک دینا، ان کے قریب تک نہ جانا بلکہ ان سے نفرت و بیزاری ظاہر کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت اور اس کے انس اور پیار کی نشانی ہے۔ پھر اپنے بھائی بندوں اپنے دوست احباب، اپنے عزیزوں اور اپنے معاشرہ کے افراد کو ان سے روکنا اور انہیں ان سے بچنے اور دور رہنے کی تلقین کرنا بھی ضروری ہے مگر اس رنگ میں یہ تلقینِ عمل ہو کہ مناسب موقع پر بات کی جائے، مناسب و موزوں الفاظ کا جامہ پہنا کر گفتگو کی جائے، ہمدردی و خیر خواہی کی نیت سے بات کی جائے۔ کسی کی تحقیر نہ کی جائے نہ ہی کسی کے غلط رویہ کو برملا غلط کہہ کر اس کی تذلیل کی جائے بلکہ اپنے کسی بھی انسان بھائی کے عیب کی تشہیر سے احتراز کیا جائے۔ اس کی عیب پوشی کی جائے، اسے علیحدگی میں اور نرم الفاظ اور احسن انداز میں سمجھایا جائے تو خدا کے فضل سے منشائے الٰہی بھی پورا ہوگا، رضائے باری تعالیٰ بھی حاصل ہوگی، معاشرہ سے خرابیاں بھی دور ہوں گی اور کوئی شر اور فساد بھی برپا نہ ہوگا۔ پس آیئے ہم عہد کریں کہ اپنے رب کی رضا و خوشنودی والی باتوں کو خوب پھیلائیں۔ اپنے گھر میں، اپنے محلہ میں، اپنی اس مجلس میں جس میں ہم بیٹھے ہوں اپنے سفر و حضر میں ہر جگہ اور ہمیشہ تاکہ چراغ سے چراغ روشن ہوتا چلا جائے۔ دیئے سے دیا جلتا جائے۔ ایک کی نیکی کا رنگ دوسرے پر چڑھتا جائے اور یوں ہمارا گھر، معاشرہ اور ملک اچھائی اور نیکی کے پھولوں سے مہکتا خوش رنگ گلشن بن جائے۔

نیکی اور اچھائی کی تلقین کرنے والے کو یہ فائدہ بھی ہوگا کہ اسے اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ وہ سوچے گا کہ جو نیک باتیں میں دوسروں تک پہنچا رہا ہوں اگر میں نے خود ان پر عمل نہ کیا تو لوگ کیا کہیں گے۔ قول اور فعل کا تضاد انسان کی عزت و توقیر کو کم کر دیتا ہے اور خود اس کا اپنا ضمیر بھی اسے ملامت کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی یہ بات بہت ناپسندیدہ اور اسے ناراض کرنے والی ہے کہ انسان وہ بات دوسروں کو کہے جس پر اس کا اپنا عمل نہ ہو۔ ایک سچا ایمان رکھنے والا تو یہ بات برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ وہ کوئی ایسی حرکت یا عمل کرے جس سے اس کا رب ناراض ہوتا ہو۔ سچے ایمان والوں کی تو یہ خاص علامت ہوتی ہے کہ وہ ؎

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

ایک نکاح کے خطبہ میں حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے فرمایا :-

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ظاہری طور پر جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے بلکہ یہ ہے کہ ماں کی اچھی تربیت سے جنت مل جاتی ہے۔ اور اگر ماں اچھی تربیت نہ کرے، بچہ کے اخلاق کی اصلاح نہ کرے تو بچہ کی حالت تباہ ہو جاتی ہے۔ اور قطعاً ایسی ماں کے قدموں کے نیچے جنت نہیں ہوتی۔ بے شک باپ مقوّم ہوتا ہے۔ قیم ہوتا ہے۔ نگران ہوتا ہے۔ مگر وہ اکثر معیشت کی فکر میں گھر سے باہر رہتا ہے اور بہت کم وقت اسے گھر میں رہنے کے لئے ملتا ہے اور اس تھوڑے سے عرصہ میں وہ بچوں کی پوری نگرانی نہیں کر سکتا۔ بچے کی وہ عمر جس میں وہ نقال ہوتا ہے اور باتیں سیکھتا ہے۔ پانچ چھ سال کی ہوتی ہے۔ اس وقت نہ تو باپ اس کی اصلاح اور نگرانی کر سکتا ہے اور نہ وہ اس عمر میں کسی استاد یا ادب سکھانے والے کے پاس جا سکتا ہے۔ جس سے وہ اخلاق سیکھے صرف ماں جس کے پاس وہ ہر وقت رہتا ہے اس کی نگرانی کر سکتی ہے۔ اگر ماں بچے کے سامنے جھوٹ بولے گی تو بچہ بھی جھوٹ بولنا سیکھ لے گا اور ماں چوری کرے گی تو بچہ بھی چوری کرنا سیکھ جائے گا اور اگر ماں دین سے بے پرواہی اور غفلت اختیار کرے گی تو بچہ بھی دین سے بے پرواہ اور غافل ہو جائے گا۔ لیکن اگر ماں اس کے سامنے سچ بولے گی تو بچہ بھی سچ بولنے کا عادی ہوگا۔ اگر ماں دوسروں سے ملتے وقت اخلاقِ فاضلہ سے پیش آئے گی تو بچے میں بھی اخلاقِ فاضلہ پیدا ہو جائیں گے۔ اگر ماں غریبوں اور مسکینوں پر رحم کرے گی تو بچہ میں بھی رحم کا مادہ پیدا ہو جائے گا۔ اگر ماں دیندار اور تقویٰ شعار ہوگی تو بچہ بھی دیندار اور تقویٰ شعار ہو جائے گا۔ غرض ماؤں کی تربیت پر ہی بچہ کے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ یہی مطلب ہے دنیا میں کئی مائیں ایسی ہوتی ہیں جو بچوں کی اچھی تربیت نہیں کرتیں بلکہ بجائے درست کرنے کے بگاڑ دیتی ہیں۔ مذہب سے لاپرواہ بنا دیتی ہیں۔ ایسی ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت ہونا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ جو اولاد اچھی نہ ہو لوگ اس کی ماں کو برا کہیں گے۔ اور اگر اولاد اچھی ہو تو لوگ اس کی ماں کی تعریف کریں گے۔ کیونکہ ابتدائی تربیت جس کا اثر بعد کی زندگی پر پڑتا ہے ماں ہی کرتی ہے۔ باپ کا نام اس لئے نہیں لیا جاتا کہ اسے نگرانی کے لئے موقع بہت کم ملتا ہے۔ مگر ماں کو ہر وقت نگرانی اور اصلاح کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ وہ ہر وقت بچہ کے ساتھ رہتی ہے اور بچہ بھی ہر وقت ماں کی امداد کا طالب ہوتا ہے۔ بچہ ہر وقت اپنی ماں کا سلوک اور محبت دیکھتا ہے۔ پھر وہی عادات جو اس کی ماں کی ہوتی ہیں خواہ اچھی ہوں یا بری اس بچے میں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اس کے ذریعے انسان میں ایسا تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا بعد میں آنے والی زندگی پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا (منقول از مصباح فروری ۴۲ء)

اس دنیا اور اگلے جہان میں یہ فرق ہے کہ یہاں مومن چھپے ہوئے ہیں اور اگلے جہان میں ان سب کو اکٹھا کر دیا جائے گا۔ تب دنیا حیران رہ جائیگی۔ کہ واہ واہ کیسے شاندار لوگ ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حضرت خواجہ قطب الدین صاحب حضرت خواجہ نظام الدین صاحب حضرت سید احمد صاحب بریلوی اور دوسرے ہزاروں بزرگ جو امت محمدیہ میں گذرے ہیں۔ جب یہ سارے اکٹھے ہو جائیں گے تو لوگ ان کو دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔ دنیا میں تو الگ الگ درخت تھے۔ لیکن وہاں میٹھے پھلوں والے باغات کی صورت میں دکھائی دیں گے اور ان کے اعمال اور ایمان کو دیکھ کر لوگ کہہ اٹھیں گے کہ اس سے بڑھکر کوئی جنت نہیں۔ جس گاؤں میں جھوٹ بول کر لوگ فتنہ ڈلواتے ہوں۔ لوگوں کا مال ظلماً چھین لیتے ہوں۔ بھوکے کا خیال نہ کرتے ہوں۔ اور ڈاکے ڈالتے ہوں اسکو کیسے جنت کہہ سکتے ہیں؟۔ اسکے مقابلہ میں اگلے جہان کی سب سے بڑی جنت یہ ہے کہ اسمیں تمام نیکوں کو اکٹھا کر دیا جائے گا۔ اور بدوں کو الگ کر دیا جائے گا۔ نماز پڑھنے والی عورتیں اور نماز پڑھنے والے مرد۔ سچ بولنے والی عورتیں اور سچ بولنے والے مرد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والی عورتیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے مرد۔ قرآن کریم پر ایمان لانے والی عورتیں اور قرآن کریم پر ایمان لانے والے مرد۔ پہلے نبیوں پر ایمان لانے والی عورتیں اور پہلے نبیوں پر ایمان لانے والے مرد۔ لوگوں کی خدمت کرنے والی عورتیں اور لوگوں کی خدمت کرنے والے مرد۔ جھوٹ فریب اور جھگڑے سے بچنے والی عورتیں اور جھوٹ فریب اور جھگڑے سے بچنے والے مرد۔ جس جگہ جمع ہوں گے وہاں رہنے کو کس کا دل نہ چاہے گا۔ بیشک وہاں باغ بھی ہوں گے۔ لیکن اصل مطلب یہی ہے کہ وہ ایسی جگہ ہوگی جہاں تمام نیک لوگ جمع ہوں گے۔

یاد رفتگان — ناظم ارشاد وقف جدید

مکرم مہر دین صاحب پٹیل

مکرم مہر دین صاحب پٹیل ساکن گوٹھ پھولپورہ نگر پارکر سندھ مورخہ ۵ مارچ ۹۱ء بعمر ۹۲ سال ایک طویل علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

مکرم پٹیل صاحب اس علاقے کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ اور اپنے علاقہ میں ہر دلعزیز تھے۔ ہندو مذہب سے احمدی ہونے کے بعد ایمان و اخلاص میں بے مثال ترقی کی عبادت بڑے ذوق و شوق سے بجالاتے تھے۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد بھی ادا کرتے تھے۔ اکثر اوقات رات کو بیت الذکر میں آ جاتے تو نوافل اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔ ہر طبقہ کے لوگوں کے دباؤ اور مخالفت کے باوجود اپنے مسلک پر قائم رہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انہیں دلی محبت و عقیدت تھی۔ حضور انور جب ناظم وقفِ جدید تھے تو ان کو بہت شفقت سے نوازتے اور یاد فرمایا کرتے تھے۔ تمام معلمین کے ساتھ جو پھولپورہ میں کام کرتے رہے۔ حسن سلوک سے پیش آتے رہے اور بھرپور تعاون کرتے رہے۔ موصوف مہمان نواز تھے۔ اپنے علاقے کی تمام قوموں میں مقبول تھے۔ ہندو اور مقامی مسلمان سب ہی ان کی عزت کرتے تھے۔ موصوف نڈر اور بہادر احمدی تھے۔ مکرم پٹیل صاحب نے باوجود غربت کے اپنے بچوں کو تعلیم سے آراستہ کیا۔ تینوں بیٹے میٹرک پاس ہیں بڑے لڑکے مکرم فرید احمد صاحب پھولپورہ جماعت کے صدر ہیں۔ دوسرے بیٹے مکرم آفتاب احمد صاحب بطورِ معلم وقف جدید خدمت بجالا رہے ہیں۔

ان کی نماز جنازہ مکرم کریم الدین ناہر صاحب نے پڑھائی جسمیں کثیر احباب نے شرکت کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالقدیر فیاض صاحب نائب ناظم ارشاد اور دیگر معلمین ان کے گھر تعزیت کے لئے گئے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم مہر دین صاحب پٹیل کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے

٥۔ بیکری ٥۔ مشروبات اور واشنگ پوڈر
گھریلو ضروریات کیلئے خود گھر پر ارزاں بنائیں۔
بیکری کیلئے: بیکنگ پوڈر۔ ایسنسز۔ خستہ۔ ناریل پوڈر۔ کوکو پوڈر وغیرہ۔
مشروبات کیلئے: فوڈ کلرز۔ ایسنسز۔ سٹرک ایسڈ وغیرہ۔
واشنگ پوڈر کیلئے: تنسا پوڈر۔ لیسا پول۔ خوشبو و دیگر اشیاء۔
خط لکھ کر یا بذریعہ وی پی پی گھر پر منگوائیں
مشورہ مفت جوابی لفافہ سے حاصل کریں۔
نوٹ: بہترین غیر ملکی معیار کے مطابق
شیمپو بھی دستیاب ہے۔
نصیر برادرز صابن بازار فیصل آباد
فون: دکان: ۲۸۳۱۵ رہائش: ۴۸۳۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ المصور سمیع۔ آئی سپیشلسٹ

سفید موتیا کا آپریشن اور احتیاطی تدابیر

سفید موتیا کی تشخیص اور آپریشن کے بعد اکثر مریضوں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر ان مریضوں کو ان احتیاطی تدابیر کے بارے میں تفصیلاً بتا دیا جائے تو مریض کی زندگی آسانی سے گذر جاتی ہے۔ اس لئے کچھ احتیاطی تدابیر کا ذکر قارئین کے لئے پیش ہے۔

○ کامیاب آپریشن کے بعد اکثر مریضوں کو اگلے دن فارغ کر دیا جاتا ہے۔

مریضوں کو چاہیئے کہ پہلے ایک یا دو دن پٹی کا استعمال بھی رکھیں۔ مگر وہ بہت صاف ستھری ہونی چاہیئے۔ تیسرے دن سے سبز پٹی یا آنکھ کا چھوٹا سا سبز پردہ ہوتا ہے اسے استعمال کرنا چاہیئے ایسے موقع پر سبز عینک کا استعمال بھی آسان رہتا ہے۔

○ آنکھوں کا معائنہ باقاعدگی سے کروانا چاہیئے۔ اگر ذرا بھی خارش، آنکھوں میں پانی کا زیادہ آنا، یا نظر میں کمی واقع ہو تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیئے۔

○ قبض۔ کھانسی اور کھٹی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

○ اگر مریض کا عام سفید موتیا کا آپریشن ہوا ہو اور آنکھ کے اندر شیشہ یا INTRA - OCULAR LENS IMPLANT نہ ہوا ہو تو عموماً ۱۴ دنوں کے بعد ٹانکے نکال کر ۱۰+ نمبر کی شیشوں کی عینک دی جاتی ہے۔

○ مریض کو اس عینک سے شروع شروع میں کافی تکالیف ہوتی ہیں جن میں چیزوں کا بڑا نظر آنا۔ سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے گرنے کا خطرہ۔ کنارے کی چیز کا نظر نہ آنا۔ مختلف رنگ آنکھوں سے نظر آنا شامل ہیں۔

اس لئے مریضوں کو چاہیئے کہ پہلے عینک کا استعمال لیٹے لیٹے دو گھنٹے کے لئے کریں۔

پھر یہ ٹائم بڑھاتے جائیں اور اب کچھ فاصلے یعنی ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جائیں۔ وقت کے ساتھ عینک کا استعمال زیادہ کریں۔ یہ ساری مشکلات دور ہو جائیں گی۔ بشرطیکہ عینک کا نمبر اور عینک کی ساخت صحیح طرح سے بنائی گئی ہو۔

○ آپریشن کے بعد زیادہ وزن نہیں اٹھانا چاہیئے۔

○ ہمارے ملک کے مریض سفید موتیا کا آپریشن عموماً اکتوبر اور اپریل میں کروانا چاہتے ہیں۔ تاکہ موسم اچھا ہو اور پسینہ وغیرہ نہ آئے۔ یہ سب اچھی باتیں ہیں۔ مگر اگر ہسپتال اور گھر میں مناسب ٹھنڈک کا انتظام ہو تو آپریشن کسی بھی وقت کروایا جا سکتا ہے۔

○ آپریشن سے پہلے اور بعد میں بھی آنکھوں کی صفائی کا بہت خیال کرنا چاہیئے۔

○ ٹھنڈے پانی کی چھینٹے جتنے زیادہ آنکھوں میں ڈال سکیں۔ ڈالا کریں۔

آنکھوں کی حفاظت۔

ہمارے ملک میں "پلکوں پر خشکی" خاص عام پائی جاتی ہے۔ اس کے مریض عام طور پر بچے اور جوان لوگ ہوتے ہیں۔ اس بیماری کی تشخیص اور علاج اس لحاظ سے مشکل ہے کہ لوگ اس بیماری کی علامات کو سنجیدگی سے نہیں لیتے۔

اس بیماری کی علامات میں سر میں خشکی ہونا، جلد میں بھی معمولی تبدیلی آتی ہے ہر وقت سر اور آنکھوں کے ارد گرد اور آنکھوں میں خارش ہوتی رہتی ہے۔ آنکھوں میں جلن۔ دھوپ میں آنکھ کا نہ کھلنا خصوصاً صبح زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ آنکھوں کے غدود بھی خشکی کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور آنکھوں کا پانی خشک ہونے لگ جاتا ہے اور آنکھیں ہر وقت خشک محسوس ہوتی ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ اگر بیماری کا علاج نہ کیا جائے تو آنکھیں سوج جاتی ہیں۔ پلکیں گرنے لگتی ہیں۔ آنکھوں کے ارد گرد اور پلکوں کی جگہ پر زخم ہو جاتے ہیں۔ یہ زخم اگر آنکھ کے بیرونی شیشہ یعنی CORNEA کو بھی متاثر کر سکتے ہیں اور اگر قرنیہ (CORNEA) پر زخم ہو جائیں تو آنکھ کی بینائی ضائع ہونے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ اس بیماری کی تشخیص وقت پر ہو جائے اور علاج میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتنی چاہیئے۔ اس بیماری کے لئے کچھ احتیاطی تدابیر قارئین کے لئے پیش ہیں۔

○ آنکھوں کی صفائی۔

گرم پانی ابال کر اسے ٹھنڈا کر کے صاف ستھری روئی لے کر آنکھوں کو دن میں دو مرتبہ باقاعدگی سے صاف کریں۔

○ ڈاکٹر صاحبان تشخیص کے بعد جو دوائیاں تجویز کریں اسے باقاعدگی سے استعمال کریں۔

○ گرم پانی صاف ستھری چھوٹی سی بوتل میں لے کر ٹشو پیپر میں لپیٹ کر آنکھوں کو دو یا تین مرتبہ سینک کریں۔ پانی ہلکا گرم ہونا چاہیئے۔ اس طرح غدود نرم پڑ جائیں گے۔ اور ان کا مادہ نرم ہو کر آنکھوں کو پانی فراہم کرے گا۔

خشکی کو دور کرنے کیلئے سر پر تیل کی مالش ہفتے میں دو دفعہ کرنی چاہیئے۔

○ خشکی کو دور کرنے کے لئے تجویز کردہ SHAMPOO استعمال کرنا چاہیئے۔

○ اپنے تولیے اور رومال الگ رکھنے چاہیئیں۔

○ آنکھوں کو بار بار ہاتھ سے رگڑنا نہیں چاہیئے۔ اور کبھی ضرورت پڑ جائے تو ہاتھوں کو اچھی طرح صابن سے دھونا چاہیئے۔

کس نے کیا کہا

ابن طفیل جنگ میں اپنے مضمون "نیو ورلڈ آرڈر اور عالم اسلام" کی تیسری قسط کا یوں آغاز کرتے ہیں:۔

امریکہ نے سوڈان کو اقتصادی امداد فراہم کرنے کے لئے یہ شرط عائد کی ہے کہ وہ سیکولرازم کی پالیسی اختیار کرے لیکن حکومت نے اس پیش کش کو مسترد کر دیا ہے۔ خلیج کی جنگ سے پہلے عالم اسلام میں رونما ہونے والی یہ ساری تبدیلیاں امریکہ کے لئے وجۂ تشویش بن چکی تھیں۔ سیکولرازم کا جادو ٹوٹ چکا تھا۔ اسلامی تنظیموں اور سرگرمیوں کے خلاف رپورٹ کے مندرجات سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ نئے عالمی نظام کے ذریعے مسلمان ممالک میں پیدا ہونے والی بیداری کی لہر کو دبانے بلکہ کچلنے کے لئے ہر حربہ استعمال کرے گا۔ رپورٹ کا ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو۔

"فلسطین کی تحریک انتفاضہ کو ذرائع ابلاغ میں زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت نہیں مسلمان ممالک اور عوام کو ایسے امور و معاملات پر بحثوں میں الجھانے کی ضرورت ہے جو ان کی طاقت کو ختم کر سکتی ہیں ان میں عورتوں کے مسئلے پر بحث سر فہرست ہے یہ بھی ضروری ہے کہ جب مسلمان ممالک کے ساتھ معاملات کئے جائیں تو نظام حکومت میں تبدیلی کو ترجیح کے طور پر سامنے رکھا جائے۔ بعض شرعی قوانین کے نفاذ کو ختم کر دیا جائے۔ مذہبی رہنماؤں، با اثر مسلمان نمائندوں اور روحانی رہنماؤں کو ذرائع ابلاغ میں جگہ نہیں ملنی چاہیئے۔ اسلام پسند عناصر کی ذرائع ابلاغ تک رسائی کو ناممکن بنایا جائے۔ جو مسلمان تنظیمیں رفاہ عامہ اور اصلاحی کاموں میں مصروف ہیں انہیں روکا جائے۔ کیونکہ یہ ادارے اسلام پسند عناصر کو اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں اور دوسرے ممالک میں تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ رپورٹ میں بطور خاص اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ خلیج کے ملکوں میں عرب اور دوسرے مسلمان ممالک سے افرادی قوت درآمد نہیں ہونی چاہیئے بلکہ سری لنکا فلپائن اور تھائی لینڈ سے مزدور اور دوسرے ماہرین منگوائے جائیں۔ کیونکہ ان ملکوں کے غیر مسلم مزدور ان عرب ممالک کے معاشرے کو کھوکھلا کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اگر کسی اور ملک سے مزدور لینے ہی پڑیں تو بہرحال وہ پاکستان اور بنگلہ دیش سے نہیں ہونے چاہئیں۔" آپ

باقی ص۸ پر

بقیہ: ص۱ سے آگے

بھی انسان کو موت سے بے خوف کر دیتا ہے۔ دیکھو اگر ایک انگارہ پڑا ہوا ہو تو اس کو ہاتھ لگانے سے انسان احتیاط کرتا ہے۔ لیکن جب وہ اسے انگارہ ہی نہ سمجھے بلکہ لعل سمجھے تو پھر احتیاط نہیں کرتا۔ اسی طرح جب تک انسان موت کو ایک خطرناک تکلیف اور دکھ اور مصیبت سمجھتا ہے اس وقت خواہ وہ کتنا ہی بہادر ہو مرنے سے پہلو بچاتا ہی رہتا ہے لیکن جب وہ یہ سمجھ لے کہ اس موت میں دکھ نہیں بلکہ عین راحت اور آرام ہے تو پھر اس کے لئے اپنی جان پر کھیل جانے میں کوئی روک نہیں رہ جاتی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۱۵ء)

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنگلہ دیش کے احمدی خیریت سے ہیں

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلہ دیش تحریر فرماتے ہیں:۔

"بنگلہ دیش میں حالیہ طوفان میں بہت جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ چٹاگانگ کا علاقہ اس طوفان کا خاص ہدف تھا۔ مگر مولیٰ کریم نے محض اپنے رحم و کرم سے جملہ احمدی بھائیوں کو جانی نقصان سے معجزانہ طور پر بچایا ہے اور احمدی بھائی طوفان کے بعد اپنے بنگلہ دیشی بھائیوں کی بغیر تفریق مذہب و ملت خدمت میں مصروف ہیں۔ ہمارے ریلیف کے کام کو بنگلہ دیش کی وزیر اعظم محترمہ بیگم خالدہ ضیاء صاحبہ نے بھی دیکھا۔

جملہ احمدی بھائی اور بہنوں سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ دعا کریں خداوند رحیم و کریم ہمارے ملک پر رحم فرمائے۔ اور ہر آسمانی اور زمینی بلا سے اس خطۂ ارض کے کمزور، مظلوم اور غریب بندوں کو اپنی حفاظت و پناہ میں رکھے۔ تا یہ ملک بھی ترقی کر سکے۔"

آپ کا خط ملا

محترم ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں:۔

گذشتہ دنوں خاکسار کے والد بزرگوار مکرم میجر منظور الحسن صاحب کی وفات قضاء الٰہی سے ہو گئی۔ قبلہ والد صاحب بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے اسلئے بہشتی مقبرہ میں تدفین کی سعادت پائی۔ اُن کی وفات پر بہت سارے مخلصین نے خاکسار، خاکسار کی والدہ محترمہ اور دیگر بہن بھائیوں کے نام تعزیت کے خطوط لکھکر اظہار ہمدردی کر کے ہمارے غم کو کم کرنے کی کوشش کی۔ فرداً فرداً جملہ مخلصین کو جواب دینا میرے لئے مشکل ہے۔ لہٰذا اس تحریر کے ذریعہ تمام احباب اور غمگساروں کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ اور سب کو علیٰ حسب الاخلاص اجر عطا فرمائے۔

بقیہ: ص۷ سے آگے

اس اقتباس کو غور سے پڑھیں عالم اسلام کے خلاف امریکی سازش پوری طرح بے نقاب ہو جاتی ہے۔ خلیج کی جنگ کے بعض تجزیہ نگاروں نے ابتدا ہی میں یہ بات واضح کر دی تھی کہ مقبوضہ فلسطین کی تحریک انتفاضہ سے اسرائیل بری طرح خائف ہے کیونکہ یہ تحریک اسرائیل کے اندر سے اٹھی ہے۔ اور تحریک کے بے سروسامان اور نہتے پیروکاروں نے صرف اپنی قوت اور تنظیم کے سہارے اسرائیل کی نیندیں حرام کر دی ہیں۔ تنظیم آزادی فلسطین کی سرگرمیاں عرصہ سے معطل ہیں لیکن انتفاضہ نے دو سال کے مختصر عرصے میں اسرائیل کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اور اسرائیلی حکام اس تحریک کے رہنماؤں سے مذاکرات کرنے پر مجبور نظر آنے لگے تھے۔ اسرائیلی حکومت کے اندر ایسے عناصر پیدا ہو گئے تھے جو فلسطینی عوام کے حقوق کی بات کرتے تھے۔ اس تحریک کی سرگرمیوں کے نتیجہ میں بیرونی ممالک سے ترک وطنی کر کے اسرائیل آنے والے یہودیوں کی تعداد حیرت انگیز حد تک کم اور رفتار بیحد سست پڑ گئی تھی۔ لہٰذا اس جنگ کا ایک مقصد اسرائیل کے اندر سے اٹھنے والی آزادی کی اس تحریک کو کچلنا تھا۔

"خدا تعالیٰ کے نزدیک اُس شخص کی قدر و منزلت ہے، جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔"
(حضرت بانی سلسلہ)

مُلکی خبریں

○ پنجاب میں گرمی کی شدید لہر کے بعد زبردست طوفان باد و باراں آیا جس سے ۵۵ افراد ہلاک اور ۴۵۰ زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ فیصل آباد، بھائی پھیرو، گوجرہ، ساہیوال، اوکاڑہ، جھنگ، پتوکی سمیت کئی شہروں میں ۱۲۵ کلومیٹر کی رفتار سے طوفانی ہوائیں چلیں۔ سینکڑوں مویشی ہلاک ہو گئے۔

○ سندھ میں قیامت کی گرمی سے مجموعی طور پر ۲۰۰ کے لگ بھگ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ حیدرآباد نواب شاہ شہداد پور، پھیرو، نوشہرو فیروز، کنڈیارو، کشمور، سکرنڈ، لاڑکانہ اور نواحی دیہات میں بڑی تعداد میں لوگوں کی ہلاکت کی خبریں ملی ہیں۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ افواہیں پھیلانے والوں پر بغاوت کے مقدمات چلیں گے ملکی مفاد کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث افراد کے خلاف غداری کا مقدمہ بھی چلانا پڑا تو چلائیں گے۔

○ صدر نے شریعت بل پر دستخط کر دیئے ہیں۔ یہ بل ان کے پاس ۴ جون کو آیا اور ۶ جون کو اس پر دستخط کر دیئے گئے۔

○ بھارت نے الزام لگایا ہے کہ پاکستانی فوج جموں کشمیر سیکٹر میں روزانہ سات مرتبہ فائرنگ کر رہی ہے۔

○ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے خلیج کی جنگ میں استعمال ہونے والا روایتی اسلحہ تقریباً مفت پاکستان کو دینے کی پیشکش اس شرط پر کی ہے کہ پاکستان ایٹمی پروگرام کے بارے میں امریکہ کے اعتراضات دور کر دے۔ پاکستان کو یہ اسلحہ صرف شپنگ کے اخراجات کے عوض دے دیا جائے گا۔

○ لاڑکانہ سے ۲۰ کلومیٹر دور کلہوڑ گاؤں میں بارہ ڈاکوؤں نے ۲ عورتوں سمیت ۶ افراد کو ہلاک کر دیا اور ۶ افراد کو اغوا کر کے لے گئے۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر مسٹر جہانگیر بدر نے کارکنوں کو کہا ہے کہ وہ تیاری کر لیں کیونکہ پیپلز پارٹی عوامی تحریک چلانے والی ہے۔

غیر مُلکی خبریں

○ بھارت میں مون سون کی طوفانی بارشوں سے ۱۱۲ افراد ہلاک ہو گئے۔ مغربی اور وسطی ریاستوں میں بارش سے سڑک اور ریل کے رابطے منقطع ہو گئے۔

○ برطانیہ کے ہائی کمشنر مسٹر ڈیوڈ گلائی سٹون نے سری لنکا کی حکومت کے فیصلے کے بعد سری لنکا چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے بلدیاتی انتخابات میں مبینہ دھاندلی اور انسانی حقوق کی پامالی کی نشاندھی کی تھی۔

○ نیوزی لینڈ میں شدید برفباری سے راستے مسدود ہو گئے۔

○ میرٹھ میں مسلم کش فسادات کے بعد کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے ہجوم نے کار پر حملہ کر کے ایک مسلمان کو شہید کر دیا ہے۔ تین افراد زخمی ہو گئے۔

○ برطانوی وزیراعظم اور جرمنی کے چانسلر نے کہا ہے کہ روس اور مشرقی یورپ کے ممالک میں اصلاحات کی زیادہ حمایت کی جائے گی۔

○ اسرائیل نے امن کانفرنس کے لئے نئی تجاویز پیش کر دی ہیں۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والے فلسطینیوں کا انتخاب اردن کرے اور ان کی حتمی منظوری اسرائیل دے۔ اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ وہ اردن اور فلسطینیوں کے مشترکہ وفد کی قیادت کرنے کو تیار ہیں۔

○ جنوبی افریقہ کے صدر ڈبلیو ڈی کلارک نے کہا ہے کہ جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کا سلسلہ ختم کر دیا جائے گا۔ انہوں نے مشرقی افریقہ کے ملکوں کے دورے کے بعد کہا کہ ان ممالک کو جنوبی افریقہ سے تعلقات بہتر کر لینے چاہئیں۔

○ افغانستان میں زبردست سیلاب سے ۷۰۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 100/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE اٹھراء کورس 90/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم
○ اٹھراء ○ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۰۴۳۱، ربوہ فون ۹۰۶-۰۴۵۲۴
لاہور ۔ قلعہ کالر والہ ۔ ملتان ۔ کراچی